رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L 5254

إنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹
روزنامہ
الفضل
لاہور
تار کا پتہ :- ڈیلی الفضل لاہور
فی پرچہ ۲ آنہ
یوم یکشنبہ * ۸ ربیع الثانی ۱۳۷۴ھ
جلد ۴۳/۸ * ۵ فتح ۱۳۳۳ ہش * ۵ دسمبر ۱۹۵۴ء * نمبر ۲۱۸

215

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے مزید ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں :-

۲ دسمبر صحت ٹھیک ہے۔ صرف نزلہ ہے۔

۳ دسمبر طبیعت خراب ہے اور گلے میں بھی خرابی ہے"

احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۴ دسمبر حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی نقاہت میں آہستہ آہستہ کمی ہوتی جا رہی ہے۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اخوان المسلمون کے مرشد اعلیٰ الشیخ حسن الہضیبی کو موت کی سزا کا حکم سنا دیا گیا

ان کے علاوہ محمود عبد اللطیف یوسف طلعت اور چار اور اشخاص کو بھی سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے

قاہرہ ۴ دسمبر۔ اخوان المسلمون کے مرشد اعلیٰ الشیخ حسن الہضیبی کو قتل و غارت کرنے اور مسلح خفیہ جماعت کے ذریعہ حکومت مصر کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں موت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ آج مصر کی خاص عدالت نے یہ حکم سنایا یہ عدالت ان لوگوں کے مقدموں کی سماعت کے لئے قائم کی گئی ہے جن پر حکومت کے خلاف سازش کرنے کا الزام ہے۔ عدالت نے چھ اور اشخاص کو بھی موت کی سزا کا حکم سنایا ہے۔ ان میں محمود عبد اللطیف اور یوسف طلعت بھی شامل ہیں۔ محمود عبد اللطیف کو ۲۶ اکتوبر کو سکندریہ میں وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر پر گولیاں چلانے کے بعد گرفتار کر لیا گیا تھا۔ یوسف طلعت پر قتل کی سازش میں شریک ہونے کا جرم ثابت ہو گیا تھا۔ خاص عدالت اب تک انیس ۱۹ اشخاص کے متعلق اپنا فیصلہ سنا چکی ہے۔ ان میں سے سات کو موت کی سزا سات کو عمر قید کی سزا اور دو کو ایک سال قید کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ ایک کو بری کر کے رہا کر دیا گیا ہے۔ آج قاہرہ میں حفاظتی انتظامات کو اور سخت کر دیا گیا ہے تاکہ کسی قسم کی گڑبڑ ہو تو اسے دبایا جا سکے۔ ادھر مصر کی بری فوج کی خفیہ سروس کے ناظم نے بتایا ہے کہ اخوان المسلمون نے بعض فوجی افسروں کے ساتھ مل کر یہ منصوبہ بنایا تھا کہ جس دن حکومت کے خلاف باقاعدہ کارروائی شروع کی جائے۔ اسی دن مصر کی ہوائی فوج کے جٹ طیارے تباہ کر دیئے جائیں اخوان نے فوج میں خفیہ اڈے قائم کر رکھے تھے۔ جن کے نگران لیفٹننٹ کرنل عبد الرؤف تھے۔ لیفٹننٹ کرنل عبد الرؤف ۲۶ اکتوبر کو کرنل جمال عبد الناصر پر قاتلانہ حملہ کے بعد مصر سے فرار ہو گئے تھے۔ خفیہ سروس کے ناظم نے بتایا کہ اب مصر کی فوجوں میں سے اخوان المسلمون کے حامی نکال دیئے گئے ہیں۔ اور اب اس کا کوئی اثر فوج میں نہیں۔ اخوان کے حامی افسروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

انتظامی سروسوں کو از سر نو منظم کرنے کے طریقے

کراچی ۴ دسمبر آج صوبائی چیف سیکرٹریوں اور کابینہ کے سیکرٹری کے درمیان مغربی پاکستان کے تمام صوبوں کو ختم کرنے کے بعد انتظامی سروسوں کو از سر نو منظم کرنے کے طریقوں کے بارہ میں بات چیت شروع ہوئی۔ یہ بات چیت پیر کو ختم ہوگی۔

سندھ کی مجلس قانون ساز کا اجلاس اگلے ہفتہ منعقد ہوگا

اس اجلاس میں ایک یونٹ کی قرارداد زیر بحث آئیگی

کراچی ۴ دسمبر مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنا دینے کی حمایت میں ایک قرارداد منظور کرنے کے لئے اگلے ہفتہ حیدرآباد میں سندھ کی مجلس قانون ساز کا اجلاس ہوگا۔ اس سے پہلے مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس ہوگا۔ جس میں مجوزہ قرارداد کے بارہ میں غور کیا جائے گا۔ اسی اجلاس میں پارٹی کے لیڈر کا بھی انتخاب کیا جائے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اسمبلی کے ایک سو گیارہ ممبروں میں سے چورانوے ممبروں نے ایک یونٹ کی حمایت کی ہے۔ دس ہندو ممبر بھی حمایت کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر کھوڑو نے کہا ہے کہ چونکہ اسمبلی کے ممبران کی بھاری اکثریت ایک یونٹ کی حمایت کا اعلان کر چکی ہے۔ اس لئے یہ قرارداد یقیناً منظور ہو جائے گی۔

نسلی امتیاز کا مسئلہ سیاسی کمیٹی میں

نیویارک ۴ دسمبر اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی جنوبی افریقہ میں نسلی پالیسی پر پیپر کو غور کرنے والی ہے نسلی پالیسی کا جائزہ لینے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ آجکل کمیٹی کے ممبران اس پر غور کر رہے ہیں۔ کمیشن کے صدر نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ جنوبی افریقہ میں حالات کا جائزہ لینا ناممکن ہے کیونکہ وہاں کی حکومت کمیشن سے تعاون نہیں کر رہی۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ نسلی پالیسی اقوام متحدہ کے لئے ایک سنگین خطرہ ہے۔ ادھر جنوبی افریقہ نے اس مسئلہ پر سیاسی کمیٹی میں بحث کی مخالفت کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ چونکہ کمیشن کی رپورٹ غیر مصدقہ اطلاعات پر مبنی ہے اس لئے اسے کمیٹی کے ایجنڈے میں شامل نہیں کرنا چاہیئے

چین میں مقید امریکی ہوا بازوں کا مسئلہ

نیویارک ۴ دسمبر۔ کوریا کی جنگ میں جن سولہ ملکوں نے حصہ لیا تھا انہوں نے مشترکہ طور پر جنرل اسمبلی میں ان امریکی ہوابازوں کا معاملہ پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جنہیں چین میں جاسوسی کے الزام میں مقید کیا گیا ہے۔ ان ملکوں کا کہنا ہے کہ چونکہ امریکی ہوا باز اقوام متحدہ کی فوجوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کے خلاف کارروائی اقوام متحدہ کے خلاف توہین ہے۔ کل رات ان سولہ ملکوں کے نمائندوں کا نیویارک میں جلسہ ہوا۔ جس میں ان ہوابازوں کا معاملہ اقوام متحدہ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

گندھک کا تیزاب تیار کرنے کا کارخانہ

لائلپور ۴ دسمبر۔ لائلپور میں گندھک کا تیزاب تیار کرنے کے ایک کارخانہ نے کام شروع کر دیا ہے یہ کارخانہ سالانہ چھ ہزار ٹن تیزاب تیار کرے گا۔ اس کارخانہ پر پچیس ۲۵ لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ اور یہ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن اور نجی کارخانہ داروں نے مل کر قائم کیا ہے۔

قبرص کے ترک باشندوں کا وفد لندن میں

نکوسیا ۴ دسمبر۔ قبرص کے ترک باشندوں کا ایک وفد نکوسیا سے لندن اور بعد ازاں نیویارک جانے کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ یونان نے قبرص پر جو دعویٰ کیا ہے۔ ترک وفد اس کا توڑ کرے گا۔

مچھلیوں کو سردخانہ میں رکھنے کا کارخانہ

کراچی ۴ دسمبر۔ امریکہ کے بعض کارخانہ داروں نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ کراچی میں بعض نجی سرمایہ داروں کے ساتھ اشتراک عمل سے مچھلیوں کو سردخانہ میں رکھنے کا کارخانہ قائم کیا جائے۔ اس کارخانہ پر دس لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔ جن میں سے تین لاکھ امریکی کارخانہ دار لگائیں گے اور باقی سات لاکھ پاکستان کے سرمایہ داروں کو لگانا پڑیں گے

محکمہ ریلوے کی مساعی

کراچی ۴ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں اٹھانوے میل کی نئی ریل پٹڑیاں ڈالی جا چکی ہیں۔ اکاسی میل کی پٹڑیاں مشرقی پاکستان میں اور سترہ میل کی پٹڑیاں مغربی پاکستان میں ڈالی گئی ہیں۔

معاونین الفضل

مکرم ملک بشیر احمد صاحب مالک نیو ورلڈ ڈرائی کلیننگ فیکٹری کراچی نے دس عدد اور عزیزم ملک جلال الدین صاحب رنچھوڑ لائن کراچی نے تین عدد خطبہ نمبر کی خریداری کی اعانت فرمائی ہے۔

جزاھم اللہ تعالےٰ

خطبہ نمبر کی اشاعت کے متعلق احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ اس بارہ میں خاص کوشش فرمائیں تاکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایمان افروز خطبات کی اشاعت زیادہ ہو۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مینیجر الفضل

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر :- روشن دین تنویر

خُدام الاحمدیہ کے ذمہ ایک اہم فرض

حضور نے گذشتہ خطبہ میں (جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے) تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ تحریک جدید کے دفتر دوم کا کام خصوصیت کے ساتھ خدام الاحمدیہ کے سپرد کرتا ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ گذشتہ سال کے ایک لاکھ بانوے ہزار کے وعدوں کے مقابلہ میں اس سال اڑھائی لاکھ روپے کے وعدے کریں۔

اس طرح گذشتہ سال کے وعدوں میں سے جو قریباً نرہ ۵ رقم قابل وصول ہے۔ اس کی وصولی کا کام بھی خدام الاحمدیہ کے ذمہ ہے۔

لہٰذا حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں جملہ قائدین اور زعماکرام کو یہ تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اس سال دفتر دوم کے وعدوں کی کل مقدار اڑھائی لاکھ تک پہونچانے کے لئے پوری جدوجہد اور تندہی سے کام لیں۔ اور گذشتہ سال کے ایک لاکھ چار ہزار روپے کے بقایاجات کی وصولی کے لئے بھی پوری ذمہ داری کا ثبوت دیں۔ اس غرض کے لئے یہ ضروری ہے کہ:-

اول۔ آپ کی مجلس کا کوئی خادم ایسا نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ نہ لے۔

دوم۔ آپ کی مجلس کا کوئی خادم ایسا نہ ہو جو اپنی حیثیت کے مطابق تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ نہ لے۔

سوم۔ آپ کی مجلس کی طرف سے دفتر دوم کا اس سال کے وعدہ کی مقدار گذشتہ سال کی نسبت کم از کم ایک تہائی زیادہ ہو۔

چہارم۔ گذشتہ سال کے بقائے وصول کرنے کے لئے جماعت کے بااثر لوگوں پر مشتمل وفد بنائے جائیں۔ جو بقایا داران کو ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں۔

پنجم۔ اپنی کارروائی کی مفصل رپورٹ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجواتے رہیں۔ تاکہ دفتر جائزہ لے سکے کہ آپ اپنی ذمہ واری کو پوری طرح ادا کر رہے ہیں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی صاحبزادی کی تقریب رخصتانہ

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کی چھوٹی صاحبزادی محترمہ سیدہ آنسہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ ۲۷ر نومبر کو بعد نماز جمعہ عمل میں آئی۔ صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کا نکاح مکرم قاضی محمود شوکت صاحب ابن جناب قاضی محمد حنیف صاحب مرحوم امرتسری ہوا تھا۔

برات لاہور سے نماز جمعہ سے پہلے ربوہ پہنچی۔ جس میں قاضی فیملی کے سربرآوردہ اصحاب کے علاوہ مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور اور دیگر احباب بھی شامل تھے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی کے بڑے صاحبزادے مکرم سید داؤد احمد صاحب کے مکان پر اہل ربوہ کی کافی تعداد جمع تھی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز بھی رونق افروز تھے۔ حضور نے تمام حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو نہایت بابرکت بنائے۔ برات شام کو لاہور روانہ ہو گئی۔

احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالے اس تعلق کو ہر طرح سے خیروبرکت کا موجب بنائے۔ اور دونوں خاندانوں کے لئے ثمرات طیبہ کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین (نامہ نگار)

درخواستہائے دُعا

۱۔ کئی قسم کی بیماریاں اور پریشانیاں آب وہوا کے ناموافق ہونے کی وجہ سے ہیں۔ جملہ قارئین ہماری دین و دنیا میں کامیابی انجام بخیر ہونے کے لئے اور اسلام کے غلبہ کے لئے اور جماعت ہذا کی ہر قسم کی ترقی کے لئے اور تعلق باللہ اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے درد دل سے دعا فرماکر عنداللہ ماجور فرمادیں ہماری احمدیہ لائبریری کے لئے ہر قسم کی مذہبی کتب درکار ہیں۔ احباب پرانی فائل بھیج کر ممنون فرمادیں۔ بندہ کی بیوی اور بچوں کے لئے بھی درخواست دعا عرض ہے۔ (محمد ابراہیم خلیل عفی اللہ عنہ مبلغ از فری ٹاؤن افریقہ)

۲۔ عبدالکریم پر دستی تین چار سال سے بیمار ہے۔ ہر طرح کا علاج کیا جا چکا ہے۔ آرام نہیں۔ لہٰذا دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالکریم ولد محمد اسماعیل)

۳۔ میری اہلیہ فضیلت بیگم دختر ماسٹر خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم محلہ دارالرحمت مورخہ ۳ 11/52 سے بخار دماغی امراض میں مبتلا ہیں۔ بندہ نے مینٹل ہسپتال لاہور میں داخل کردیا ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں اللہ تعالے شفا عطا فرمادے۔ (مبارک احمد ملٹری اکونٹس ڈیپارٹمنٹ کراچی، حال مقیم مکان نمبر ۹ مہاراجہ سٹریٹ نمبر ۱۶ چوبچہ صاحب متصل دھرم پورہ۔ ڈاکخانہ مغلپورہ لاہور)

۴۔ میری بیوی عرصہ ۶ ماہ سے بیمار ہے۔ بیہوشی کے دورے پڑتے ہیں۔ احباب جماعت درد دل سے دعا فرمادیں۔ مولا کریم اپنا فضل و رحم فرماتے ہوئے شفا کامل و عاجل عطا فرمادیں۔

(ڈاکٹر عبدالستار شاہ چک ۲۴۲ ج ب براستہ جھنیوٹ ضلع لائلپور)

۵۔ عرصہ تین سال سے ہمارا مقدمہ جائداد چل رہا ہے۔ فیصلہ کی تاریخ 12/12/52 ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ فیصلہ ہمارے حق میں ہو (خاکسار ڈاکٹر چوہدری مقبول احمد جان صاحب بھٹی ایم بی مقبول میڈیکل ہال کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ چونڈہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ر دسمبر (بروز اتوار۔ سوموار اور منگل) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

پتہ جات موصیاں حصہ آمد

دفتر بہشتی مقبرہ کو مندرجہ ذیل موصیوں کے پتہ جات درکار ہیں۔ اگر کوئی دوست ان سے پتہ سے آگاہ ہوں یا موصی خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو وہ مہربانی فرماکر اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

نام		وصیت نمبر
۱۔ قاضی حبیب اللہ صاحب ولد قاضی نتھو صاحب	موصی	۳۲۲
۲۔ خواجہ عبدالرحمان صاحب ولد صوفی غلام محمد صاحب	”	۳۳۷۱
۳۔ ماسٹر محمد اسماعیل صاحب ولد مولوی غلام محمد صاحب	”	۳۲۲۶
۴۔ محمد حسین خان صاحب ولد شیر محمد خان صاحب	”	۶۵۱۲
۵۔ استانی فاطمہ بیگم صاحبہ بنت محمد حسین صاحب	موصیہ	۳۲۱۴
۶۔ چوہدری نذیر حسین صاحب ولد چوہدری غلام محی الدین صاحب	موصی	۶۰۰۶
۷۔ چوہدری اللہ بخش صاحب ولد چوہدری نبا صاحب	”	۲۱۵۸
۸۔ مسماۃ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام محمد صاحب	موصیہ	۲۳۳۰
۹۔ مسماۃ زکیہ بیگم صاحبہ زوجہ مرزا داؤد احمد صاحب	”	۶۵۶۱
۱۰۔ ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب ولد ڈاکٹر عبدالغنی صاحب	موصی	۶۵۸۹
۱۱۔ فتح محمد صاحب ولد فیض محمد صاحب	”	۶۰۶۲
۱۲۔ حاجی حسن خان صاحب ولد چاکر خان صاحب	”	۵۵۰۷
۱۳۔ مسماۃ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد سلطان صاحب	موصیہ	۴۷۴
۱۴۔ سردار بشیر احمد صاحب ایس ڈی او۔ ولد سردار عبدالرحمٰن صاحب	موصی	۳۶۸۹
۱۵۔ فضل کریم صاحب ولد محمد امین صاحب	”	۶۶۱۱
۱۶۔ سراج بی بی صاحبہ بنت فقیر محمد صاحب	”	۱۱۸۷
۱۷۔ منشی فضل الرحمٰن صاحب ولد مولوی فضل الٰہی صاحب	”	۶۵۳۲
۱۸۔ بشیر احمد صاحب منیر ولد فتح الدین صاحب	”	۶۵۲۱
۱۹۔ مسماۃ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ غلام سرور صاحب	موصیہ	۵۵۷۶
۲۰۔ چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب ولد بابو اکبر علی صاحب	موصی	۲۹۳۷
۲۱۔ مسماۃ رحمت بی بی صاحبہ زوجہ محمد موسے صاحب	موصیہ	۵۸۶

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور

مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۴ء

218

اندرونی امن

ظلم ایک ایسی بری چیز ہے کہ اس کے لئے کوئی بڑے سے بڑا دینی یا دنیوی مفاد بھی وجہ جواز نہیں بن سکتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اس پر بعض صحابہ کرام نے پوچھا کہ مظلوم مسلمان بھائی کی مدد تو سمجھ میں آتی ہے۔ ظالم مسلمان بھائی کی مدد کے کیا معنے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم کی مدد اس طرح کرو۔ کہ وہ ظلم کرنے سے باز آ جائے اس کو ظلم کرنے سے روکو۔

آج کل مصر میں اخوان المسلمون کے خلاف عوامی عدالت میں مقدمات چل رہے ہیں اور یہاں کے بعض لوگ اخبار وغیرہ کے ذریعہ یہ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ کہ مصر کی حکومت ان پر ظلم کر رہی ہے۔ قطع نظر اس کے کہ پاکستان کے شہریوں کو ایک دوست ملک کی حکومت کے اندرونی معاملات کے متعلق اس قسم کا پروپیگنڈا کرنا جائز ہے یا نہیں۔ ہم اس نقطہ نظر سے کہ مصر کی حکومت ایک مسلمانوں کی حکومت اگر یہ حکومت واقعی اخوان پر ظلم کر رہی ہو۔ تو اگر ہم اور کچھ نہ کر سکیں۔ تو بطور ایک مسلمان کے ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ ہم اس پر اظہار ناپسندیدگی کریں اخوان المسلمون پر جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ وہ اتنے سنگین ہیں کہ اگر وہ درست ہوں تو کہنا صحیح نہیں ہوگا۔ کہ حکومت ان پر ظلم کر رہی ہے۔ کیونکہ اخوان پر جو بنیادی الزام ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تشدد کے ذریعہ نہ صرف حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کی۔ بلکہ حکومت کے ارکان کو قتل کر دینے کی بھی سازش کی۔ اور کرنل ناصر وزیر اعظم پر تو گولیاں برسائی گئیں اگر یہ الزامات درست ہیں تو یہ ایسے جرائم کے متعلق ہیں۔ جن سے بڑھ کر اسلام میں کوئی جرم نہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں فتنہ و فساد کی جا بجا اللہ تعالےٰ نے مذمت ہی نہیں فرمائی۔ بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ الفتنۃ اشد من القتل۔ اس لئے اگر اخوان نے واقعی ایسی سازش کی۔ اور حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے تشدد کے استعمال کا نہ صرف ارادہ کیا بلکہ کرنل ناصر پر حملہ کر کے اس کا مظاہرہ بھی کیا۔ تو یہ کہنا کہ حکومت ان پر فوجی عدالت میں مقدمات چلا کر ان پر ظلم کر رہی ہے۔ صحیح نہیں ہوگا۔ اخوان کے مقدمات کے متعلق جو خبریں آ رہی ہیں خواہ وہ کسی منبع سے آ رہی ہوں۔ ضروری نہیں کہ ہر ایک خبر بالتفصیل بعینہٖ صحیح ہو۔ آجکل پروپیگنڈہ کا زمانہ ہے۔ اس لئے خواہ کوئی خبر کسی انفرادی ذریعہ سے یا کسی خبر رساں ایجنسی کے ذریعہ سے ہم تک پہونچے۔ اس میں کچھ نہ کچھ ان لوگوں کے جذبات کا دخل ضرور تسلیم کرنا پڑے گا جن کے ہاتھوں سے ہو کر وہ خبر ہم تک پہنچی ہے۔ اس لئے ان پر کلی اعتبار تو نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اس کے یہ معنے بھی نہیں کہ ان میں کوئی سچائی سرے سے ہے ہی نہیں۔ بلکہ بہت سی خبریں ایسی ہیں۔ جو دوست اور دشمن دونوں کے نزدیک مسلمہ سمجھی گئی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے ایک خبر جو ہر ایک کے نزدیک مسلمہ سمجھی گئی ہے۔ یہ ہے کہ اخوان کے پاس سے بہت سا اسلحہ بارود گولہ برآمد ہوا ہے۔

ان خبروں کو جو اسلحہ وغیرہ کی برآمدگی کے متعلق آئی ہیں صحیح سمجھا جائے تو ہر کوئی یہی نتیجہ نکالے گا۔ کہ اخوان پر تشدد وغیرہ کے جو الزامات لگائے گئے ہیں۔ ان میں ضرور سچائی ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ اخوان کے اس عقیدہ پر بھی غور کیا جائے۔ کہ اسلام کے غلبہ کے لئے ملکی اقتدار پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔ اور اس کے لئے طاقت کا استعمال بھی جائز ہے اور پھر ان کے قریبی گزشتہ کردار کو بھی دیکھا جائے۔ جو انہوں نے فوجی حکومت کو برسر اقتدار لانے میں ادا کیا تھا۔ تو یہ تسلیم کرنے سے چارہ نہیں۔ کہ اخوان پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ بے بنیاد نہیں ہیں۔

اس امر کے متعلق کہ اخوان کے پاس سے اسلحہ وغیرہ برآمد ہوئے ہیں خود ان لوگوں نے بھی صحیح سمجھا ہے۔ جو مصری حکومت پر اخوان پر ناحق ظلم کا الزام لگاتے ہیں۔ اور اس کی مذمت کر رہے ہیں۔ مگر وہ اسلحہ کی برآمدگی کی یہ توجیہہ کرتے ہیں۔ کہ یہ اسلحہ خود کرنل ناصر نے انہیں دیئے تھے۔ چنانچہ روزنامہ "تسنیم" اپنے "تکلف برطرف" کے کالم میں لکھتا ہے۔

"آپ دیکھتے نہیں کہ مصر میں اخوان المسلمون کو اس لئے گرفتار کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کے پاس اسلحہ تھے۔ حالانکہ اخوان کے جنرل سکرٹری عبدالقادر عودہ کے بیان کے مطابق سویز کنال کی جدوجہد کے دوران میں وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر اور وزیر قومی قیادت میجر صلاح سالم اور انقلابی کونسل کے دوسرے ارکان نے خود اخوان کو اسلحہ مہیا کیا تھا۔ اب جونکہ خود انقلابی کونسل والوں کو علم تھا۔ کہ اخوان کے پاس ان کے مہیا کئے ہوئے اسلحہ موجود ہیں لہذا جب سیاسی اغراض کی خاطر اخوان کو پھانسنے کا ارادہ کیا گیا۔ تو ان پر اسلحہ رکھنے کا الزام رکھ کر گرفتار کر لیا گیا۔" (تسنیم ۴ دسمبر ۱۹۵۴ء)

اخوان کے جنرل سکرٹری عبدالقادر عودہ نے بھی یہ تو تسلیم کر لیا ہے کہ اسلحہ نکلے ہیں۔ مگر ان کا بیان ہے کہ یہ اسلحہ وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر نے اخوان کو سویز کنال کی جدوجہد کے دوران میں دیئے تھے۔ یہ توجیہہ چونکہ ایک جانبدار شخصیت کی طرف سے ہے۔ اس لئے شکوک سے خالی نہیں۔ لیکن بفرض محال یہ صحیح بھی ہو کہ کرنل ناصر نے یہ اسلحہ دیئے تھے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب وہ غرض فوت ہو گئی۔ جس کے لئے دیئے گئے تھے۔ تو اخوان نے انہیں واپس کیوں نہ کیا۔ مگر جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ توجیہہ شکوک سے خالی نہیں۔ سب سے بڑا اعتراض جو اس توجیہہ پر ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہ قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کرنل ناصر نے اخوان کو اتنا اسلحہ دے دیا ہو جبکہ یہ حقیقت ہے کہ فوجی حکومت کے کوپ کے بعد ہی سے اخوان اور حکومت میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ اخوان نے کوپ میں فوجی حکومت کی مدد کی تھی۔ مگر جب کوپ کامیاب ہو گیا تو فوجی کونسل نے دوسری سیاسی پارٹیوں کی طرح اخوان کو بھی سیاسی طور پر ایک پارٹی رہنے کی اجازت نہیں دی تھی۔ جو اخوان کے عقیدہ کے سراسر خلاف ہے۔ ایسی صورت میں فوجی کونسل اور اخوان میں دوستانہ تعلقات کے قیام کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس لئے یہ باور کرنا مشکل ہے۔ کہ خود کرنل ناصر نے اخوان کو اسلحہ اور بارود گولہ سپلائی کیا ہو۔

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں کہ اخوان کے پاس سے اسلحہ وغیرہ برآمد ہوئے ہیں۔ اور ان پر اسلحہ رکھنے کا الزام بادی النظر میں غلط نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں جلدی میں حکومت مصر پر یہ الزام نہیں لگانا چاہیئے۔ کہ وہ ظلم کر رہی ہے البتہ ہم یہ ضرور چاہتے ہیں کہ مصری حکومت کو اخوان کے مقدمات میں انصاف و عدل کے اسلامی اصول کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ مگر اس کے یہ بھی معنے نہیں ہیں کہ ہم مصری حکومت پر قبل از وقت بغیر صحیح حالات کے انکشاف کے ظلم کرنے کا الزام لگا لگا کر اس کے خلاف پروپیگنڈا کریں۔ اور ایک پاکستان کی دوست حکومت کو دنیا میں بدنام کرتے پھریں۔

چونکہ یہ مصر کا اندرونی معاملہ ہے اس لئے حکومت پاکستان اور اس کے شہری اس میں قانوناً اور اخلاقاً بھی دخل اندازی نہیں کر سکتے اس حقیقت کے علاوہ جیسا کہ ہم نے اوپر وضاحت کی ہے۔ ہمارے لئے یہ نہایت مشکل ہے۔ کہ مختلف ذرائع سے جو خبریں ہم تک پہونچتی ہیں ہم ان کی بنا پر یہ فیصلہ کریں کہ ظالم کون ہے۔ اور مظلوم کون ہے۔

البتہ اس ضمن میں ایک بات ایسی ہے جسکو ہمیں نظرانداز نہیں کرنا چاہیئے۔ اخوان کے اکابر جن پر اتنے سنگین جرائم کے متعلق مقدمات چلائے جا رہے ہیں مصری ہیں اور مسلمان ہیں۔ حکومت کے ارکان بھی مصری اور مسلمان ہیں۔ اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حکومت اور اخوان میں تصادم اسلام کے مطابق جائز ہے یا ناجائز۔ جیسا کہ ہم الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں واضح کر چکے ہیں۔ اسلام مسلمان عوام کو اجازت نہیں دیتا کہ وہ مفتق حکومت برپا کرنے کے لئے قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کریں۔ کلمہ حق کہنا صحیح ہے۔ مگر ایسی جدوجہد جس کی غرض حکومت قائم شدہ کو گرانا یا اسے نقصان پہنچانا ہو۔ اسلام میں اس کی اجازت نہیں ہے۔

سوچنا چاہیئے اخوان کے خلاف مصری حکومت جو کارروائی کر رہی ہے۔ اس کی اسے کیوں ضرورت پڑی ہے۔ کیا وہ محض خون آشامی کے لئے ایسا کر رہی ہے؟ ظاہر ہے کہ ایک حکومت کے لئے جو ابھی ابھی برسر اقتدار آئی ہو۔ اور جو ملک میں ہر دلعزیز بننا چاہتی ہو۔ کیا یہ باور کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ ایک اسلامی جماعت کو ملیامیٹ کرنے پر تل جائے گی۔ اور اپنے ملک اور دوسرے اسلامی ممالک کی ہمدردیاں مفت میں کھو دے گی۔ اس میں تو کوئی عقل کی بات معلوم نہیں ہوتی۔ ایسا تو کوئی دیوانہ ہی کرے تو کرے۔ بے شک بڑے سے بڑا دانا انسان بھی غلطیاں کر سکتا ہے۔ مگر کوئی تھوڑی سی عقل رکھنے والا وزیر اعظم بلاوجہ کسی جماعت کے خلاف ایسی کارروائیاں نہیں کر سکتا۔ جس سے اس کے اہل ملک تمام دنیا میں ہی نہ بدنام ہوں۔ بلکہ خود اہل ملک میں بھی اس کی ہر دلعزیزی خطرے میں پڑ جائے۔

الغرض ہمیں اس معاملہ کے ہر پہلو پر غور کرنا چاہیئے۔ اور محض جذبات کی رو میں نہیں بہ جانا چاہیئے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اسلامی ممالک کو اندرونی خلفشار

(باقی دیکھیں صــ۷)

اشتراکیت کی مذہب دشمنی

(از مکرم محمد منور صاحب)

کمیونزم صرف ایک اقتصادی تحریک نہیں بلکہ وہ زندگی کے تمام شعبہ جات کے متعلق مادی فلسفہ کی روشنی میں بنائے ہوئے قوانین پیش کرتی ہے۔ اس لئے کمیونزم اور اسلام کا تصادم ہر میدان میں ہوتا ہے۔ دونوں کے مذہبی سیاسی اخلاقی۔ مجلسی۔ معاشی۔ تجارتی اصول باہم مختلف ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دونوں کی بنیاد بالکل علیحدہ بلکہ برعکس نظریوں پر رکھی گئی ہے۔ اسلام روٹی کو زندگی کے قیام کا ذریعہ بتلاتا ہے۔ اور کمیونزم اسے زندگی کا مقصد قرار دیتی ہے۔ اسلام انسان کو با اخلاق انسان اور پھر با اخلاق سے باخدا انسان بنانا چاہتا ہے۔ مگر کمیونزم انسان کو بد اخلاق انسان اور بد اخلاق انسان کو حیوان بنانے کی کوشش میں ہے۔ جس کا مقصد جائز و ناجائز طریقوں سے شکم پُری کرنا ہے۔ اس لئے جو شخص مارکس کے فلسفہ کو صحیح سمجھتا ہے۔ اس کے متعلق یہ بھی سمجھا جائے گا۔ کہ وہ زندگی کے تمام نشیب و فراز میں مارکس کا مقلد ہے۔ مذہب اخلاق اور تمدن سے تعلق رکھنے والے اس کے ہر اصل کو درست اور قابل عمل مانتا ہے۔ لیکن کمیونسٹوں سے ملنے کے بعد آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ ان میں سے بہت سے لوگ نہ مارکس کے فلسفہ کو سمجھتے ہیں۔ اور نہ تمام اصول پر انہیں آگاہی حاصل ہے وہ صرف سُنی سنائی باتوں پر فریفتہ ہیں۔ اس لئے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو پس پردہ کارروائیوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ظالم صیاد نے یہ چند دانے ان سے ہمدردی کی وجہ سے نہیں بلکہ انہیں پھانسنے کے لئے بکھیرے ہیں۔ جب بھی کمیونسٹوں کے مذہب و اخلاق کی تصویر ان کے سامنے پیش کی جائے۔ فوراً چونک کر کہتے ہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ نہ وہ مذہب کے مخالف ہیں۔ اور نہ ان کے اخلاق اتنے گرے ہوئے ہیں۔ یہ سرمایہ داروں۔ مل مالکوں اور نفع خوروں کا جھوٹا پراپیگنڈا ہے۔ جس سے وہ عوام کو بھڑکانا چاہتے ہیں۔ لیکن جب انہیں یقین دلایا جائے۔ کہ یہ مستند اور صحیح واقعات ہیں جن کا ماخذ کمیونسٹ لیڈروں کی تصنیفات ہیں۔ تو پھر وہ کاٹ چھانٹ شروع کرتے ہیں۔ اور کچھ ایسا عمل جراحی شروع کر جاتے ہیں۔ کہ کمیونزم کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ آج کے مضمون میں یہ بتانے کی کوشش کی جائے گی۔ کہ کمیونسٹ اصولاً اور عملاً بھی مذہب کے جانی دشمن ہیں۔ اور اسے مٹانا اپنا اہم ترین کام خیال کرتے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے ایک ضروری بات ذہن نشین کرنے کے قابل ہے۔ اور وہ یہ کہ کمیونزم کے بانی مذہب کی طاقت سے خوب واقف تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ اگر ہم نے اس کی کھلم کھلا مخالفت کی۔ تو کامیابی خواب ہو کر رہ جائے گی۔ اس لئے انہوں نے جو طریق اختیار کیا۔ اسے چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اول عوام کے لئے مذہب کو ایک ذاتی چیز قرار دے دیا جائے۔ جو مذہب کی پابندی کرنا چاہے۔ اسے روکا نہ جائے اور جو مذہب کو چھوڑنا چاہے۔ اسے اس کی پوری اجازت ہو۔ لیکن جو کمیونسٹ پارٹی کے برسر اقتدار لوگ ہیں۔ ان کا دہریہ ہونا ضروری ہے۔ دوم۔ مذہبی تبلیغ کو روک دیا جائے۔ لینن اس کی تشریح اس طرح کرتا ہے۔ کہ اگر ایک پادری ہمارے ساتھ مل کر سیاسی کام کرنے کے لئے آتا ہے۔ اور پارٹی کے کام کو خوب توجہ سے کرتا ہے۔ اور جماعتی پروگرام کی مخالفت نہیں کرتا۔ تو ہم اسے اپنی جماعت میں قبول کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح جو تضاد ہمارے اصول اور اس کے مذہبی اعتقادات میں ہے۔ وہ ایک ایسا معاملہ سمجھا جا سکتا ہے۔ جس میں وہ اپنی تردید آپ کرتا ہے۔ اور اس کا تعلق اس کی ذات سے ہے۔ ایک سیاسی جماعت یہ نہیں معلوم کر سکتی۔ کہ اس کے ممبروں کے خیالات اور جماعتی پروگرام میں کوئی تضاد ہے یا نہیں۔ البتہ ایسا معاملہ مغربی یورپ میں بھی ایک نادر استثناد ہے۔ اور روس میں تو یہ بالکل ممکن نہیں لیکن مثال کے طور پر اگر ایک پادری سوشل ڈیموکریٹک پارٹی میں شامل ہوتا ہے۔ اور پھر اپنا سب سے بڑا کام مذہبی خیالات کی اشاعت بنا لیتا ہے۔ تو پارٹی اسے نکال لینے پر مجبور ہوگی۔" (مارکس اینجلز مارکسزم صـ۱۷۹)

اسی طرح روس کے جو قواعد و ضوابط ۱۹۳۶ء میں شائع ہوئے ہیں۔ ان کے آرٹیکل نمبر ۱۲۴ میں لکھا ہے۔ "تمام شہریوں کو مذہبی عبادت کی اور مخالف مذہب پراپیگنڈا کی قانوناً اجازت ہے۔" اس سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ روس مذہبی پراپیگنڈا کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

سوم:۔ بچوں کو مذہبی اثر سے بچایا جائے۔ روسی حکومت بچوں کی پرورش اپنی نگرانی میں کراتی ہے۔ انہیں مذہب سے بیگانہ اور مذہبی تعلیم سے بے بہرہ رکھنے کا پورا پورا انتظام ہے۔ بچپن سے ہی انہیں مادیت کا سبق پڑھایا جاتا ہے۔ اور مذہب سے دشمنی ان کی طبیعت ثانیہ بنا دی جاتی ہے۔ اس طرح سے مذہب کو آئندہ نسل میں منتقل ہونے سے مکمل طور پر روک دیا جاتا ہے۔ چہارم۔ مذہب کے خلاف پرچار کیا جائے۔ یہ غرض بھی نہایت اہتمام سے ادا کی جاتی ہے۔ لیکچرز کے ذریعہ۔ اخبارات و رسائل کی امداد سے۔ تصویریں اور مجسمے بنا کر۔ غرضیکہ ہر ممکن طریقہ سے لوگوں کے دلوں میں مذہب کی دشمنی پیدا کی جاتی ہے۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں۔ کہ روس میں مسجدیں اور گرجے موجود ہیں۔ تقریباً پچاس ہزار پادری وہاں رہتے ہیں۔ پھر روسی حکومت کو مذہب کا مخالف کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اس کا جواب گذشتہ سطور میں آچکا ہے۔ کہ روس کی یہ پالیسی نہیں۔ کہ مذہب پر سامنے سے حملہ کیا جائے۔ چنانچہ جب لوگوں نے مذہب کے خلاف اعلان جنگ کر کے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ تو

" اینجلز نے ان کے اس مذہب کے خلاف اعلان جنگ کو بے وقوفی قرار دیا۔ اور بتایا کہ ایسا جنگ کا اعلان کرنا گویا مذہب میں دلچسپی کو تازہ کرنے کا بہت اچھا ذریعہ مہیا کرنا ہے۔ اور مذہب کے مرجانے میں روک ڈالنے کے مترادف ہے۔"

(مارکس اینجلز مارکسزم صـ۱۹۱)

یعنی وہ نہ مذہب کو یکدم مٹانا چاہتے ہیں۔ اور نہ اسے زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ وہ اسے سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرتے ہوئے دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب مذہب کی تبلیغ کو روک دیا جائے۔ آئندہ نسلوں کو مذہبی تعلیم سے محروم کر دیا جائے اور مذہب کے خلاف نہایت خوفناک پراپیگنڈا کیا جائے۔ تو محض چند رسوم ادا کرنے سے مذہب باقی نہیں رہ سکتا۔ زیادہ سے زیادہ ایک دو نسلوں تک اس کا کچھ اثر رہے گا۔ اور پھر مذہب کا نام تک مٹ جائیگا۔ پس مذہب کے خلاف یہ نہایت منظم کوشش ہے۔ اور جو شخص بھی مذہب سے ہمدردی رکھتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اس دہریت و الحاد کی رو کو پسپا کرنے کے لئے ہر ممکن قربانی پیش کرے۔ مذہب کے خلاف سب سے زیادہ واضح بیان لینن کا ہے۔ اس لئے ذیل میں اس کی بعض تحریرات پیش کی جاتی ہیں:۔

(۱) مارکس کا یہ کہنا ہے کہ "مذہب لوگوں کی افیم ہے۔" اس کے مذہب سے تعلق رکھنے والے فلسفہ کا کونے کا پتھر ہے۔" (مارکس اینجلز مارکسزم صـ۱۹۱)

(۲) "ہمیں مذہب سے ضرور لڑنا ہے۔ یہ تمام مادیت کی ابجد ہے۔ اور اسی طرح مارکسزم کی بھی" (ایضاً صـ۱۹۳)

(۳) "مارکس کا پیرو لازمی طور پر مادہ پرست ہونا چاہیئے۔ یعنی مذہب کا دشمن ہے۔" (صـ۱۹۶)

(۴) "جو رسالہ جنگجو مادیت کا آرگن بننا چاہتا ہے۔ اسے دہریت کے پراپیگنڈا اور کوشش میں تھکنا نہیں چاہیئے۔" (ایضاً صـ۲۱۱)

(۵) کمیونسٹ انٹرنیشنل کا پروگرام جو کہ چھٹی ورلڈ کانگرس منعقدہ ۱۹۲۸ء کے موقعہ پر بنایا گیا بتلاتا ہے۔ کہ مذہب کے خلاف لڑنا جو کہ لوگوں کی افیم ہے۔ ثقافتی انقلاب میں اہم درجہ رکھتا ہے۔" (ایضاً)

(۶) "پرولتاری طاقت آزادی ضمیر کو تسلیم کرتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ مذہب کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کے لئے تمام ممکن ذرائع استعمال کرتی ہے۔"

(۷) "ہم نے "پیش لفظ" کے ابتداء میں کہا تھا۔ کہ مارکسزم کا تصور دہریت کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یہاں ہم یہ اضافہ کرتے ہیں۔ کہ دہریت بھی مارکسزم کے بغیر ناقص اور غیر مستقل ہے۔"

(۸) "ہمارے پروگرام میں دہریت کا پراپیگنڈا لازمی طور پر شامل ہے۔"

(۹) "البتہ ہم کہتے ہیں۔ کہ ہم خدا پر ایمان نہیں رکھتے"۔

(۱۰) "اس طرح وہ تمام تصوف۔ مذہب۔ بعض اور توہم پرستی کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیگا"۔

(پروگرام آف دی کمیونسٹ انٹرنیشنل صـ۲۱)

شاید بعض لوگ کہیں۔ کہ یہ تو محض دعاوی یا اصول ہیں ان سے یہ کیسے ثابت ہوا۔ کہ وہ ایسا کرتے بھی ہیں۔ گو یہ سوال صرف ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہوگا۔ کیونکہ جب ایک شخص کہتا ہے۔ کہ میں فلاں کام ضرور کروں گا۔ تو جب بھی اسے موقع ملے گا وہ اس کا ارتکاب کرنے سے نہیں رک سکتا۔ لیکن اس آخری حجت کو توڑنے کے لئے بھی بعض واقعات تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن سے ثابت ہے۔ کہ یہ صرف اقوال ہی نہیں بلکہ روسی حکومت نے انہیں عملی جامہ پہنانے کی بھی پوری کوشش کی ہے۔

(۱) امریکہ کے ایک مصنف لوئی فیشر نے روس سے واپس جانے کے بعد وہاں کے حالات لکھے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ روسی مذہب اور خدا کے دشمن ہیں۔ ان کے اس خیال کو تصویری زبان میں اس طرح ادا کیا گیا ہے کہ ایک طاقتور مزدور ہاتھ میں ہتھوڑا لئے گرجوں۔ دیروں اور مساجد کو گرانے کے بعد زینے پر چڑھ کر آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ اور وہاں ایک سیاہ آستین دیو (یعنی خدا معاذ اللہ) اس کو دیکھ کر سہما جا رہا ہے" (لیننز رشیا صـ۲۹)

(۲) "قارئین کرام کو معلوم ہے۔ کہ بخارا اسلام کا عظیم الشان علمی مرکز رہا ہے۔ علم قرآن۔ حدیث اور فقہ وغیرہ کا ایک لمبے عرصہ تک اس میں چشمہ جاری رہا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اب وہ ظالم روسیوں کے پنجہ میں ہے۔ اس لئے اب جو اس کی حالت ہوئی۔ اس کا قصہ ایک کمیونسٹ مصنف یوں بیان کرتا ہے۔

" مزید برآں وہاں ایک واقعہ پیش آیا۔ جو اسلامی تاریخ میں سب سے پہلا ہے۔ کہ لوگوں نے پاک احکام کو چھوڑ کر بالشوازم اور دہریت کو قبول کرنا شروع کر دیا۔ ڈان اوور سمرقند (Dawn over Samarkand صـ۱۸۱)

(۳) توقند کی ایک بستی میں دس کسانوں کو "مشترک کھیتوں" کا ممبر بننے سے اس وجہ سے روک دیا گیا۔ کہ وہ مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھے گئے تھے۔ اضلاع بخارا میں بعض حد سے زیادہ سرگرم افسروں نے اعلان کر دیا۔ کہ "مشترک کھیتوں" میں مُردوں کا جلانا لازمی ہے۔" (ر ر صـ۱۹۲)

(۴) بہت سی بستیوں میں ہم مساجد کو ماڈرن سکولوں میں تبدیل شدہ پاتے ہیں" (ر ر صـ۲۵)

(۵) چند پرانے مسلم سکول جہاں بچوں تک لڑکوں کو قرآن حفظ کرایا جاتا تھا۔ ناپید ہو گئے ہیں"۔ (ر ر صـ۲۳۷)

(۶) تاجکستان میں روسیوں نے ایک شہر سٹالن آباد کے نام سے آباد کیا ہے۔ اس کی خصوصیت بھی ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں:-

"سٹالن آباد کا ایک امتیاز جسے ایک تاجک کمیونسٹ کبھی ذکر کئے بغیر نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ ہے۔ کہ سٹالن آباد سب سے پہلا اور اب تک ایک ہی ایسا دار الخلافہ ہے۔ جس میں کوئی مذہبی ادارہ نہیں نہ مساجد ہیں نہ کلیسیا ہیں۔ اور نہ دیر"۔ (ر ر صـ۳۲)

(۷) اسلام اور مارکسزم اور ڈرامائی مقابلہ کے واقعات جتنی کثرت سے "تاجکستان میں نظر آتے ہیں۔ وسطی ایشیا میں اور کسی جگہ نہیں"۔ (ر ر صـ۴۱)

(۸) "تاجکستان کے ایک شاعر کی نظم کا کچھ حصہ یہ ہے۔ یہ گھروں اور کھیتوں کو چھوڑ کر لوگوں کا تمام دن مسجد میں بیٹھے رہنا اس غلامانہ ماضی کی بیہودگی کی اب کسے فرصت ہے۔ (ر ر صـ۴۳)

(۹) کلبوں میں کثرت سے آمد و رفت کا اٹل نتیجہ بے پردگی ہے۔" (ر ر صـ۳۶۵)

(۱۰) "آج بخارا میں ایک بھی نقاب پوش عورت نہیں"۔ (سوویٹ سکسٹھ آف دی ورلڈ صـ۱۰۳)

معزز ناظرین! روس کے سارے حالات کا ہمیں علم نہیں ہو سکتا۔ روسی لٹریچر کا اکثر حصہ روسی زبان میں ہے۔ تاہم جو کتابیں اس وقت تک انگریزی میں شائع کی جا چکی ہیں۔ ان میں سے روس کے مذہب کے متعلق خیالات اور اعمال کا ایک مختصر نقشہ آپ کے سامنے ہے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سرمایہ داروں یا نازی ازم اور فاشزم کے حامیوں کی تصنیفات میں سے نہیں۔ بلکہ روسی اشتراکیت کے بانی لینن اور دوسرے مستند کمیونسٹ مصنفوں اور سیاحوں کی لکھی ہوئی کتب میں سے ماخوذ ہیں۔ انہیں ایک نظر دیکھ لینے کے بعد کوئی انصاف پسند انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ روس مذہب کا حامی ہے۔ یا کم از کم مذہب کے معاملہ میں غیر جانبدار ہے۔ یہ یقینی بات ہے۔ کہ روس مذہب کا دشمن ہے۔ مذہب اور کمیونزم دو متضاد چیزیں ہیں۔ آپ نے دیکھ لیا ہے۔ کہ روس جس قسم کے شہر وں کو آباد کرنا چاہتا ہے۔ ان میں خدا کا کوئی گھر نہیں نہ مسلمانوں کی مسجدیں ہیں۔ نہ عیسائیوں کے گرجے ہیں۔ اور نہ یہودیوں کے عبادت خانے ہیں۔ مذہبی درسگاہوں کو انہوں نے بند کر دیا ہے۔ اور خدا کو مارنے کے لئے آسمان تک پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان حقائق پر آگاہ ہونے کے بعد صاف کھل جاتا ہے۔ کہ کمیونزم مذہب کو مٹانا چاہتی ہے۔ نہایت قابل افسوس ہیں۔ وہ کمیونسٹ جو عوام کو محض جھوٹی اور غلط باتیں بتا کر گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ دعویٰ کرتے ہیں۔ کہ کمیونزم مذہبی آزادی میں مداخلت نہیں کرتی۔

محاسبہ

217

(از مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب دلیو کے ضلع سیالکوٹ)

ہر فکر و عقل کا انسان دن بھر کے مشاغل کے بعد رات کی تنہائیوں میں اپنے سارے دن کی کارگزاریوں اور آئندہ آنے والے دن کے پروگرام کا محاسبہ کر سکتا ہے۔ مگر اے احمدی بھائی جہاں تو مادی نظام کے لحاظ سے دنیا کے دیگر افراد کی طرح ہے۔ وہاں حضرت مہدیٔ برحق کی جماعت کا فرد ہو کر تو ایک روحانی پروگرام بھی رکھتا ہے۔ پس تو رات کی تنہائیوں میں ایک اور محاسبہ بھی کر۔ تا تو آسمان پر خدائی جماعت کا فرد شمار ہو سکے۔

تو محاسبہ کر کہ گذشتہ دن میں تو نے کتنے بھائیوں کو اس آسمانی تعلیم سے روشناس کرایا۔ اور آنیوالے دن کا کیا پروگرام ہے۔ تو محاسبہ کر کہ تیرے پڑوس اور محلہ میں۔ گاؤں اور شہر میں۔ تھانہ تحصیل اور ضلع میں۔ تیرے قرب و جوار میں کوئی ایسا شخص تو نہیں۔ جس کو تو ادنیٰ سے ادنیٰ خیر سے محروم رکھ کر جماعت سے باہر تو نہیں ہو رہا۔ اور اپنے جھوٹے وقار کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ کیا تو نے غور کیا۔ کہ مہدیٔ برحق نے کیا فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں:-

"دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو۔ کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو۔ جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے۔ اس کی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے۔ اسکی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ۔ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے۔ تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے۔ یا ریا ہے۔ یا خود پسندی ہے۔ یا کسل ہے۔ تو تم ایسی چیز نہیں۔ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو۔ کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے۔ کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔"

اے میرے بھائی تو محاسبہ کر کہ کیا تو المسلم مرآۃ المسلم کا مصداق ایک دوسرے کے لئے آئینہ بن چکا ہے۔ سیدنا فرماتے ہیں

"آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائیگا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو۔ اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل اختیار کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔.... تم اگر چاہتے ہو۔ کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو۔ تو تم باہم ایک جاؤ۔ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے۔ اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔"

اے بھائی تو محاسبہ کر کہ کیا خدا کے قرب کی راہ تجھے مل گئی۔ سیدنا فرماتے ہیں:-

"بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ خائن اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔"

اے بھائی تو محاسبہ کر کہ کیا خدا تیرا دوست بن چکا ہے۔ اس طرح کا دوست کہ

"تم سوئے ہو گے۔ اور خدا تعالےٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا۔ اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ ...... خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اسکی قدر کرو۔ کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں۔ اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔"

اے بھائی محاسبہ کر کہ تم میں سے کون خدا پر ایمان لایا۔ وہ شخص ایمان کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

"جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا

جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے۔ اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔

جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے ...... اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔

جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا۔ اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا۔ جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔

جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا......

اور ان کی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے۔

جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشے۔ صم اور کینہ پرور آدمی ہے۔

(جو شخص اپنی - ناقل) بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا۔ کسی پہلو سے توڑتا ہے۔ جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔

(جو شخص ناقل) زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی چور قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشیں اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا۔

جو شخص - ناقل) خراب مجلس کو نہیں چھوڑتا۔

اے بھائی تو محاسبہ کر کہ کیا

"جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا۔ کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے۔ اور مارچ ۱۹۵۳ء میں دکھلایا (ناقل) اور اب بھی دکھلائے گا۔" (ماخوذ از کشتی نوح)

مقدمات قضا کے متعلق ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ اور ایسے دوست جن کے مقدمات قضا میں دائر ہیں۔ درخواستیں دے رہے ہیں۔ کہ ان کی تاریخیں ایام جلسہ میں رکھی جائیں۔ مخصوص ایام جلسہ میں تو کوئی سماعت نہیں ہو سکتی۔ ایام جلسہ کے کچھ دن پہلے یا بعد میں جس قدر ضروری و لازمی تھیں وہ رکھی جا چکی ہیں۔ اب دوست مزید درخواستیں روانہ نہ کریں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

انڈونیشیا میں غیر ملکی حکومتوں کے مختلف دور

انڈونیشیا میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اور بہت سی اسلامی یادگاریں اور بزرگوں کے مقابر موجود ہیں۔ اس سرزمین میں بے شمار مجاہدین اسلام تجارت کے ساتھ اسلام بھی لائے۔ اور آج اسی اسلام کو تازہ کرنے کے لئے ہمارے کئی مجاہدین وہاں اسلام کے جھنڈے نصب کر رہے ہیں۔ اس لئے اس ملک کے تاریخی حالات احباب کی دلچسپی کے لئے پیش کئے جاتے ہیں ایشیا کے جنوب مشرقی گوشے میں چند جزائر کے سلسلے چلے گئے ہیں۔ جن کو اہل جغرافیہ جاوا، سماٹرا، بورنیو، سلیبس، مدورا، بالی، لمبوگ فلورس، ملاکا، نیوگنی وغیرہ ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ ان جزائر کے مجموعہ کو انڈونیشیا جزائر شرق الہند اور ایسٹ انڈیز بھی کہا جاتا ہے۔ بارش بارہ مہینے بکثرت ہوتی ہے۔ یہاں کی آب و ہوا گرم مرطوب ہے۔ یہ آتش فشاں پہاڑوں کی زرخیز مٹی سے بنے ہیں۔ جاوا سب سے زیادہ زرخیز ہے۔ اور بہت گنجان آبادی ہے سائنٹیفک طریق پر کاشتکاری ہوتی ہے۔ بٹاویہ اس کا صدر مقام ہے۔ جو اہل ہالینڈ کی جزائر شرق الہند کی حکومت کا مرکز بھی رہا ہے۔ ہالینڈ کی آبادی ۹۰ لاکھ ہے۔ مگر وہ شرق الہند کے ساڑھے سات کروڑ نفوس پر حکومت کرتے تھے۔ یہاں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ سارے انڈونیشیا میں مختلف قوموں کی موجودگی کے باوجود ملایا زبان ہر جگہ بولی یا سمجھی جاتی ہے۔ یہ ملک دنیا کے متمول ترین علاقوں میں سے ایک ہے۔ گنے کی پیداوار کے لحاظ سے دنیا میں دوسرے درجہ کا علاقہ ہے۔ اور کونین کی پیداوار کے سلسلہ میں دنیا بھر میں کوئی ملک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ ربڑ۔ پیٹرول۔ تمباکو۔ چائے اور قہوہ کی پیداوار میں ممتاز درجہ رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ علاقہ غیر ملکی حملوں کی آماجگاہ بنا رہا ہے۔

ہندو دور حکومت

آٹھویں صدی عیسوی تک یہ تمام جزائر ہندوؤں کے قبضہ میں تھے۔ اور تقریباً تین سو برس تک مختلف ہندو ریاستوں نے یہاں حکومت کی۔ نویں صدی میں ایک بدھ راجہ جاوا پر قابض ہوا۔ اس کا سلسلہ سلطنت چار سو سال تک جاری رہا۔ آخر ۱۳۷[illegible]ء میں اس حکومت کے اجزا منتشر ہوگئے۔

اسلامی دور حکومت

مجمع الجزائر میں اشاعت اسلام کے اولین دور کی تعیین مشکل ہے۔ عرب جغرافیہ نویسوں نے نویں صدی عیسوی سے پہلے اپنی کتابوں میں ان جزائر کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن [illegible]ء میں اہل چین کی تاریخ کی کتابوں میں ایک عربی امیر کا ذکر ہے۔ جو غالباً سماٹرا کی کسی بستی کا امیر تھا آفتاب اسلام کی ضیا باری سے پہلے تاجر ان جزائر میں آیا کرتے تھے۔ جب اسلام آیا۔ تو عرب تجارت کے ساتھ اسلام کی نعمت بھی بت پرستوں کے لئے لائے۔ دوسری صدی ہجری میں سیلون کی تجارت عربوں کے قبضہ میں تھی۔ اسی زمانہ میں داعیان اسلام جنوبی ہند سے ان جزائر میں بھی آئے۔ اور تجارت کے ساتھ ساتھ اسلام کی اشاعت میں بھی مصروف رہے۔ خدا کے فضل سے اسلام کو بہت جلد غیر معمولی قبولیت حاصل ہونی شروع ہوگئی۔ مسلمانوں نے ان جزائر کی زبان سیکھی وہاں کا رسم و رواج اختیار کیا۔ وہاں کی عورتوں سے نکاح کئے۔ اور ان طریقوں سے اسلام کی سوشل اور پولیٹیکل بنیاد ڈالی۔ بغداد، شیراز، اندلس، مصر اور دیگر اسلامی ممالک سے بڑے بڑے علماء، فضلاء اور بزرگان دین ان جزائر میں پہنچے۔ جنہوں نے اپنی کوشش سے وہاں کے باشندوں کو مسلمان بنایا۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ اسلام ان جزائر میں اس سرعت سے پھیلا۔ کہ اس کی نظیر دوسرے ممالک میں کم پائی جاتی ہے۔ ابن بطوطہ نے بے شمار علماء فضلاء اور اولیاء کاملین کا تذکرہ کیا ہے۔ جو اپنے ملکوں سے وہاں جا کر تبلیغ اسلام کرتے تھے۔ [illegible]۷۸ء میں مسلمان اس علاقہ پر پورے طور سے مسلط ہوگئے۔ اور جزیرہ بالی کے سوا تمام باشندوں نے اسلام قبول کر لیا۔ تمام سلاطین مشرف باسلام ہوئے۔ سرکاری زبان بھی عربی ہوگئی۔ عربوں کا ان جزائر کی ترقی اور بہبودی میں بہت حصہ ہے۔ انہوں نے بہت سی اصلاحات کیں۔ اور یہاں کی تجارت عالمگیر حیثیت اختیار کر گئی۔ اور یہ علاقہ بہت متمدن ملک سمجھا جانے لگا۔ اس کا آرٹ اور لٹریچر بہت مشہور ہوگیا۔ اور ترقی یافتہ ممالک میں اس کا شہرہ ہوگیا۔

پرتگالی دور حکومت

سنہ [illegible]ء میں جب یورپ کے سیاحوں نے بحر اٹلانٹک کا راستہ دریافت کیا۔ تو پرتگالی وہاں آنا شروع ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں سارے ملک میں پھیل گئے۔ ان کے ساتھ اپنے مشنری بھی تھے۔ لیکن چونکہ اسلام یہاں کے باشندوں کی رگ رگ میں رچ چکا تھا۔ پرتگالی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ اور کوئی مسلمان عیسائیت کی گود میں جانے کے لئے تیار نہ ہوا۔ البتہ سیاسی اور تجارتی اقتدار انہوں نے حاصل کر لیا۔ اور عرب تاجروں کی تجارت پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ مگر ان کو بہت جلد ہی یہاں سے نکلنا پڑا۔

ولندیزی دور حکومت

سنہ ۱۶۰۰ء میں ملکہ الزبتھ سے فرمان حاصل کر کے ایسٹ انڈیا کمپنی قائم ہوئی۔ اس کے دو سال بعد ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی معرض وجود میں آئی۔ یہ دونوں کمپنیاں مشرقی ممالک سے محض تجارت کے لئے قائم ہوئی تھیں۔ مگر حالات سے فائدہ اٹھا کر ہندوستان اور مشرقی مجمع الجزائر میں مختلف مقامات پر قابض ہوگئیں۔ آخر جلد ہی ان دونوں میں رقابت شروع ہوگئی۔ اور جب اشتراک عمل بحال ہوگیا۔ تو اس بات پر فیصلہ ہوگیا۔ کہ انگریز اس ملک کو ولندیزیوں کے لئے چھوڑ دیں۔ اور خود ہندوستان کا رخ کریں۔ اور ولندیزی ہندوستانی مقبوضات سے دست بردار ہو جائیں۔ ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے ۱۵۰ سال تک حکومت کی۔ اور ۱۷۹۸ء سے حکومت ہالینڈ اس پر مسلط ہوگئی۔ ...... ڈچ نے یہاں کے قدرتی ذخائر اور پیداوار سے خوب فائدہ اٹھایا۔ اور اس ملک سے بے طرح دولت کھینچ کھینچ کر ہالینڈ لے گئے۔ ڈچ حکومت نے ملکی نظم و نسق، تعلیم و تربیت اور فلاح و بہبود کا کوئی مفید کام عوام کے لئے سرانجام نہیں دیا۔ اس زمانہ میں ملک اپنی پہلی حالت سے بہت گر گیا۔ اور وہ اصلاحات جو عربوں نے رائج کی تھیں مفقود ہونے لگیں۔ اس تاریکی اور ظلمت کے زمانہ میں اگر کبھی حریت اور آزادی کی صبح صادق طلوع ہوئی۔ تو اس کو ڈچ حکومت نے بے طرح پامال کر دیا۔

جاپانی دور حکومت

ڈچ نے ان جزائر کے فوجی نظم و نسق کو مضبوط کیا۔ اور نہ ہی کبھی عوام کی اس قسم کی کسی تحریک کو ابھرنے دیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مارچ ۱۹۴۲ء میں جاپان بے کھٹکے آ دھمکا۔ ڈچ اپنے بستر سمیٹ کر ہالینڈ چل دیئے۔ اور ملک میں جاپان کی اچھی خاصی حکومت کچھ عرصہ کے لئے قائم ہوگئی۔ ادھر برطانیہ کی بڑھتی ہوئی یلغار کی تاب نہ لا کر جاپان کے ابھی پاؤں بھی نہ جمنے پائے تھے۔ کہ ... سے کوچ کا حکم ہوگیا۔ چونکہ حکومتیں زیر و زبر ہو رہی تھیں۔ حریت اور آزادی کی چنگاری ملکی باشندوں میں موقعہ پا کر بھڑک اٹھی۔

وہ چند روزہ ایام جن کا انڈونیشیا نے مزہ چکھا تھا۔ کشت و خون کی نوبت لائی اب یہ جزائر ایک لمبی جد و جہد کے بعد غیر ملکی تسلط سے آزاد ہو چکے ہیں۔ اور وہاں پر جمہوری حکومت قائم ہے جس کے صدر ڈاکٹر سوکارنو ہیں۔ لیکن انڈونیشیا کی سیاسی اور اقتصادی حالت ابھی تسلی بخش نہیں۔ آئے دن بغاوتیں رونما ہوتی ہیں۔ اور وزارتیں تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔

ضروری اشیاء کی قیمتوں میں کمی

ملک میں ضروری اشیاء کی قیمتوں کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے قیمتیں کم کرنے کے لئے حال ہی میں جو اقدامات کئے ہیں۔ ان کی وجہ سے تمام ضروری اشیاء کی قیمتوں میں کمی واقع ہونے لگی ہے۔ گذشتہ تین سالوں میں پہلی مرتبہ ملک میں ضروری اشیاء کی قیمتوں کا عام رجحان کمی کی طرف ظاہر ہونے لگا ہے۔ تیل اور تیل کے بیجوں کے نرخ کے علاوہ جو مستحکم بازاروں کی وجہ سے اپنی سطح پر قائم ہیں۔ باقی تمام اشیاء کے نرخ پچھلے ایک ماہ کے دوران گرتے پائے گئے ہیں۔ بعض اشیاء کے نرخ پانچ فی صد اور بعض کے ۵۰ فی صد کم ہوگئے ہیں۔ جہاں تک سوت کا تعلق ہے۔ ملکی سوت پر سے کنٹرول کی پابندی ختم ہو جانے کے بعد مشرقی پاکستان میں سوت کے نرخوں میں اضافہ ہوا۔ لیکن دوسری طرف پنجاب میں پچھلے ہفتے ملکی سوت کی قیمتیں دس فی صد گر گئیں۔ مشرقی پاکستان میں سوت کے نرخوں میں اضافہ کی وجہ یہ ہے۔ کہ یہاں مقامی طور پر عمدہ سوت نہیں ہوتا۔ جس کے سبب وہاں کی قیمتوں میں کمی بیشی درآمدی سوت کی قیمتوں پر منحصر ہے جن میں پچھلے ہفتے قدرے اضافہ ہوگیا۔

کپڑے کی قیمتوں میں حکومت نے ۱۲½ فی صد کمی کر دی ہے۔ پرچون مارکیٹ پر شروع شروع میں اس کمی کا کوئی اثر نہ پڑا۔ لیکن اب یہ اچھی طرح ظاہر ہونے لگا ہے۔ اس اثر کا ایک پہلو یہ ہے کہ ملک میں کپڑے کی سپلائی کی پوزیشن کافی بہتر ہوگئی ہے البتہ تقسیم کی مشینری اس حد تک بہتر نہیں ہوئی۔ کہ فالتو کپڑا دیہات میں پہنچا دیا جائے۔ شہری علاقہ میں کپڑا مارکیٹ میں کافی مقدار میں موجود ہے۔ مصنوعی ریشم کے دام بھی پانچ سے دس فیصد گر گئے ہیں سپلائی کی پوزیشن بھی تسلی بخش ہوگئی ہے۔ لیکن جہاں تک ریشمی کپڑے کا تعلق ہے۔ صورت حال بہتر نہیں ہوئی۔

ملک میں اس وقت گرم کپڑے کی سخت قلت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ درآمد بالکل نہیں ہوئی۔ اس قلت کی وجہ سے گرم کپڑے کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں موزوں نرخوں پر کپڑا مارکیٹ میں بالکل نہیں ملتا۔ اور مانگ بہت بڑھ گئی ہے۔ ہوزری کی قیمتوں میں کافی کمی ہوئی ہے۔ جرابیں۔ انڈرویئر، سویٹر وغیرہ کے دام مغربی پاکستان میں ایک ماہ پہلے کے مقابلہ میں ۲۵ فی صد سے ۳۰ فی صد کم ہوگئے ہیں۔ اسی طرح صابن کی قیمتیں بھی کم ہوگئی ہیں۔

غذائی اجناس اور خورد و نوش کے دوسرے سامان کی قیمتوں میں بھی کافی کمی ہوگئی ہے۔ مغربی پاکستان میں ان اشیاء کی قیمتوں میں دس فی صد سے بیس فی صد کی کمی ہوئی ہے۔ مشرقی پاکستان میں مختلف اشیاء خوردنی کے دام پانچ روپے سے دس

روپے من تک گر گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں قیمتوں کی کمی کی وجہ تشویش بن گئی ہے گندم کی قیمتیں اگرچہ اپنی سطح پر برقرار ہیں۔ لیکن دیہاتی علاقہ کی سپلائی کی پوزیشن بہتر ہو گئی ہے۔ البتہ اس عرصہ میں آٹے کے متعلق عام شکایت بہت زیادہ بڑھ گئی۔ گرم مصالحہ۔ مرچوں اور ہلدی وغیرہ قیمتیں پچھلے چند ہفتوں میں ۳۰ فی صد سے ۵۰ فی صد تک کم ہو گئیں۔ صرف کالی مرچ کے دام ۲۲ روپے سیر سے کم ہو کر ۱۶ روپے سیر ہو گئے۔ دوسرے بڑی کمی سبزیوں کی بہت سی اقسام پر کنٹرول کی پابندی لگا دی ہے۔ جس کے باعث قیمتیں پہلے کی نسبت نصف رہ گئی ہیں۔

دالوں کے نرخ بھی کافی حد تک گر گئے ہیں۔ کئی اقسام کی دالوں کی سپلائی پوزیشن بھی بہتر ہو گئی ہے۔ مشرقی پاکستان میں اگرچہ بناسپتی گھی۔ بنولہ سرسوں وغیرہ کے نرخ بڑھ گئے ہیں۔ لیکن مغربی پاکستان میں کمی بھی برائے نام ہے۔ تیل اور تیل کے بیجوں کی موجودہ صورت حال کی ذمہ داری وسیع پیمانہ پر سٹہ بازی اور پیشگی سودوں پر ہے۔ چونکہ کپڑے کی درآمد پر پابندیوں کی وجہ سے بہت سے کپڑے کے تاجروں نے اپنا سرمایہ تیل کی مارکیٹوں۔ خاص طور پر پیشگی سودوں پر لگایا ہے۔ اس لئے ان اجناس کی قیمتوں میں اضافہ کا رحجان بڑھ گیا۔

پنجاب میں گڑ اور شکر کے نرخ بھی ۲۰ فی صد گر گئے۔ چینی کے نرخ البتہ اپنی جگہ پر قائم ہیں کاسمٹک سامان کے داموں میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ ادویات کی قیمتوں میں بھی کمی کے رحجان پائے جاتے ہیں دوائیوں کی قیمتیں گرتی جارہی ہیں۔ تیل مٹی۔ پٹرول اور کوئلے کی قیمتوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ سگریٹ کی قیمتیں اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ گوشت کے داموں میں بھی کوئی کمی نہیں ہوئی۔ چائے کی قیمتوں میں کوئی کمی نہیں دیکھی گئی۔ اس کے برعکس اس میں اضافہ کا رحجان پایا جاتا ہے۔ پچھلے دو سال کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ پیکٹ چائے کی قیمت ایک روپیہ فی پونڈ بڑھ گئی ہے۔

جہاں تک عمارتی سامان کی قیمتوں کا تعلق ہے سیمنٹ۔ لکڑی۔ لوہے اور فولاد کی قیمتیں اپنی جگہ پر قائم رہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ عمارتی سامان کی بہت سی اشیاء پر کنٹرول عائد ہے۔ اسی طرح ان کی سپلائی پوزیشن بھی بہتر نہیں۔

سٹیشنری کے سامان کے دام بھی پانچ فی صد کم ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ سپلائی کی بہتر پوزیشن ہے۔ خشک میوہ کے نرخ ۲۰ فی صد سے ۳۰ فی صد زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ خشک میوہ بھارت کو کافی مقدار میں برآمد کیا گیا۔ مشرقی پاکستان میں نمک کی قیمتیں کم ہو گئی ہیں۔ جہاں سپلائی کی پوزیشن بہتر ہو گئی ہے۔ مغربی پاکستان میں قیمتیں اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ اور ان میں کوئی اضافہ یا کمی نہیں ہوئی۔

ضروری اشیاء کی قیمتوں میں مزید کمی کی توقع ہے۔ کیونکہ امریکہ سے ان اشیاء کی بھاری مقدار میں برآمد کی توقع ہے۔

پاکستان میں برطانیہ کا نیا ہائی کمشنر

لندن ۴ دسمبر:۔ پاکستان کے لئے برطانیہ کے نئے ہائی کمشنر مسٹر اے سی بی سائمن کل اپنی اہلیہ کی معیت میں لورپول سے "فیلڈ دنیا" نامی جہاز میں کراچی روانہ ہو گئے ہیں۔ مسٹر سائمن ۱۹۴۹ء میں دفتر تعلقات دولت مشترکہ کے اسسٹنٹ انڈر سیکرٹری کے عہدہ پر فائز تھے۔

کمیونزم کے مقابلہ کی خاطر مزید فنی اور مالی امداد دی جائے (سید امجد علی)

واشنگٹن ۴ دسمبر:۔ امریکہ میں پاکستانی سفیر سید امجد علی نے متنبہ کیا ہے کہ مغربی جمہوریتوں کو کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لئے ایشیائی ممالک کو مزید امداد دینی پڑے گی۔ اس وقت ایشیاء کے عوام یہ سوچ رہے ہیں۔ کہ جمہوریت اور کمیونزم میں سے ان کے لئے کونسا بلاک زیادہ قابل قبول ہے۔ کیونکہ جمہوریت ایشیائی عوام کے عقائد کے مطابق ہے۔ اور اس میں فرد کے وقار کو خاص مقام حاصل ہے۔

بلوچستان میں چنگی کی وصولی ختم کر دی گئی

کوئٹہ ۴ دسمبر:۔ حکومت بلوچستان کے ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس نے سندھ پنجاب سرحد اور بلوچستان کی ریاستوں کو جانے والی تمام سڑکوں پر سے چنگی کی پابندیاں ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ عام مسافروں کی سہولت کے لئے کیا گیا ہے۔ اور اسے فوری طور پر نافذ کر دیا گیا ہے۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ اقدام تجربے کے طور پر کیا گیا ہے۔ اور اگر اس سے ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ تو حکومت اسے دوبارہ نافذ کر دے گی۔

— کراچی ۴ دسمبر:۔ حکومت پاکستان نے فلسطینی مہاجرین کی آباد کاری کے فنڈ میں ۵۳-۱۹۵۲ء کیلئے ایک لاکھ روپیہ دینا منظور کر لیا ہے۔ اس سے غیر آباد فلسطینی مہاجروں سے حکومت پاکستان کی دلچسپی کا پتہ چلتا ہے۔ اقوام متحدہ کی اپیلوں کے جواب میں ۱۹۴۸ء سے اب تک مذکورہ فنڈ میں انیس لاکھ بیس ہزار دو سو روپے دیئے گئے ہیں۔ اس میں ایک لاکھ کی مالیت کی گندم بھی شامل ہے۔ جو گذشتہ سال بھیجی گئی تھی۔

انسداد رشوت ستانی کے لئے نئی تدابیر اختیار کی جائیں گی

کراچی ۴ دسمبر:۔ مرکزی حکومت پاکستان نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ انسداد رشوت ستانی کے متعدد قوانین کو ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کیا جائے۔ تاکہ سرکاری ملازمین کے خلاف قانونی چارہ جوئی میں سہولت پیدا ہو سکے۔ اور انسداد رشوت ستانی کی کارروائیوں میں جو بہت سی دشواریاں پیش آتی ہیں۔ ان کا سدباب ہو سکے گا۔ اس کے علاوہ انتظامیہ کارروائیوں میں بھی موزوں تبدیلی کی جائے گی۔ تاکہ ان امکانات کا خاتمہ کیا جا سکے۔ جن کی وجہ سے رشوت ستانی کے مقدمات میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ رشوت ستانی کے محکمہ کی پولیس کو اس ضمن میں زیادہ اختیارات دیئے جائیں گے۔ مگر حکومت سرکاری ملازمین کو اپنے تحفظ کے قانونی حق سے محروم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اور اس اقدام کا مقصد صرف سرکاری محکموں سے غلط عنصر کو خارج کرنا ہے۔

بنجر اراضی کا مسئلہ حل کرنے کا منصوبہ

مونٹ ریڈیو ۴ دسمبر:۔ اقوام متحدہ کا تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارہ (یونسکو) اگلے دو سال کے لئے بنجر علاقوں سے متعلق اپنے تحقیقاتی پروگرام پر غور کرے گا۔ اس پروگرام کا مقصد پیداوار کو جو پہلے سرسبز تھے۔ زیر کاشت لانے کے ذرائع کو کھوج لگانا ہے۔ یونسکو نے اس امر کی نشاندہی کرائی ہے کہ آج دنیا کے بہت سے ملکوں کو بنجر زمین سے پیدا شدہ مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ بنجر اور نیم بنجر علاقوں کا رقبہ کرۂ ارض کی خشکی والی سطح کا ایک چوتھائی سے زیادہ ہے۔ بہت سے ممالک نے بنجر زمینوں کو پیداوار علاقوں میں تبدیل کرنے کے مسئلے کو اولیت دے رکھی ہے۔ یونسکو ان کوششوں میں ربط پیدا کرنے اور ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

حکومت منافع بازوں کے خلاف شدید اقدامات کرے گی

کراچی ۴ دسمبر:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے بہت جلد نئے سخت اقدامات کئے جانے کی توقع ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کی سختی اور امریکی امدادی مال کی آمد سے منڈیوں سے مال کی قیمتیں پہلے ہی کم ہو چکی ہیں۔ اور کئی چیزیں جو پہلے نایاب تھیں۔ اب دکانوں میں نظر آنے لگی ہیں نئے اقدامات کے مطابق ذخیرہ اندوزوں اور منافع بازوں کو بھاری جرمانے کئے جائیں گے۔ اور ان کا مال ضبط کر لیا جائے گا۔ چور بازاری کرنے والوں کے خلاف سیفٹی ایکٹ کے تحت کارروائیاں کی جائیں گی۔ ایسے مقدمات کا فیصلہ بہت جلد کیا جائے گا۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق کئی ضروری اشیاء کی قیمتیں پچھلے ماہ کے دوران میں کم ہو گئی ہیں۔ جن کی قیمتیں کم ہوئی ہیں۔ ان میں خوراک گوشت۔ کڑوا تیل۔ مرچیں۔ کپڑا۔ بالوں کا تیل اور بلیڈ وغیرہ شامل ہیں۔

روزنامہ تسنیم لاہور - اور - علمائے کرام کی توہین

لاہور میں کوئی مسجد ایسی نہیں جس میں جمعہ کی نماز کا مقصود پورا ہو سکے

ذیل میں ہم جماعت اسلامی کے ارگن روزنامہ تسنیم ۵ دسمبر ۱۹۵۳ء کا ایک نوٹ بلاتبصرہ درج کرتے ہیں

"لاہور اتنا بڑا شہر ہے۔ علم و ادب کا مرکز سیاست و صحافت کا آماجگاہ۔ مگر ڈھنگ کا جمعہ پڑھنا ہو تو شہر بھر میں گھوم جایئے۔ کوئی مسجد ایسی نہیں ملے گی جس میں انسان پر انشراح قلب طاری ہو۔ اور جمعے کی نماز سے جو مقصود شارع اسلام کا ہے۔ وہ پورا ہو سکے۔

اول تو اکثر مسجدیں ایسی ہیں جن کے خطیب و امام علم دین سے کورے۔ اور تقریر و خطابت کی اہلیت سے محروم ہیں۔ ان کا کام صرف یہ ہے کہ علمی کا لکھا ہوا خطبہ کھولا۔ اور فر فر پڑھنا شروع کر دیا۔ اور نماز جمعہ کی بیگار کاٹ کر ڈال دی۔

اگر کسی مسجد میں خطبہ و تقریر کا انتظام بھی ہے۔ تو اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔ خطیب و مقرر جاہل مطلق ہے۔ مگر اسے تقریر کا ڈھنگ آ گیا ہے۔ اور وہ لاطائل قصے کہانیاں سناتا اور غلط سلط مسئلے بیان کرتا ہے۔ جانتے والے نمازی تقریر کے دوران میں کڑھتے رہتے ہیں۔ ایک ایسے ہی خطیب پیروی سنت کا وعظ کہہ رہے تھے۔ موضوع اہم تھا۔ مگر اس کے لئے استدلال جن روایات سے کیا جا رہا تھا۔ ان میں ایک روایت یہ تھی کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام سدرۃ المنتہیٰ تک پہونچے۔ اور عرش معلّیٰ کے دروازے پر کھڑے ہو کر باریابی کے لئے اذن الٰہی کے منتظر رہے۔ مگر دیر تک اجازت نہ ملی۔ بالآخر پردہ اٹھا کر دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کیا کر رہے ہیں۔ دیکھا تو سر پر پگڑی باندھ رہے تھے۔ پوچھا پروردگار عالم یہ کیا ماجرا ہے۔ ارشاد ہوا آج میرے حبیب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے عمامہ باندھا۔ اس لئے میں نے بھی ان کی ادا کو اختیار کیا۔ یہ روایت بیان کرنے کے بعد خطیب نے کہا۔ مومنو! خدا بھی محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سنت کی پیروی کرتا ہے۔ تم اتباع سنت کیوں نہیں کرتے۔

اور جن مساجد میں صحیح قسم کے عالمان دین خطبہ و تقریر کا فرض سرانجام دیتے ہیں وہاں بھی یہ حال ہے۔ کہ ان کا شوق تقریر اور جوش خطابت ایک گھنٹے کی تقریر و خطبہ سے کم وقت میں سرو نہیں پڑتا۔ نمازی اونگھتے رہتے ہیں۔ اور خطیب گرجتا رہتا ہے ۱۵۔ ۲۰ منٹ یا صرف نصف گھنٹے میں مدعا بیان کرنا شان علم و فضل کے منافی سمجھا جاتا ہے۔۔ غالباً کوئی ایسا ہی واعظ ہوگا۔ جس کے متعلق کسی ظریف نے کہا تھا۔ ؎

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

پھر بعض مساجد میں اختلافی مسائل کی بحثیں چھیڑ دی جاتی ہیں۔ اور اگر کوئی نمازی کسی ایسی مسجد میں نماز جمعہ کے لئے پھنس جائے۔ جس کا خطیب اس کے مسلک کے خلاف کسی اور مسلک کا ہو۔ تو اسے گھنٹہ دو گھنٹے اپنے مسلک کی تردید کا وعظ سننا اور زہر کے گھونٹ پی کر رہ جانا پڑتا ہے۔ آج ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب خود ہی کود کر کھڑے ہو گئے۔ اور یہ کہہ کر وعظ فرمانے لگے۔ کہ میں نہ عالم دین ہوں۔ اور نہ مولوی۔

اس کے بعد انہوں نے وہابیوں اور حنفیوں دونوں کو چیلنج کرنا شروع کر دیا۔ کہ لاؤ فلاں بات کا جواب اور ایسے ایسے مسائل اور دلائل بیان کئے۔ کہ در و دیوار وجد میں آ گئے۔ الغرض ؎

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

بقیہ لیڈر صفحہ ۳ سے آگے

سے محفوظ رکھے۔ اور حکام۔ لیڈروں اور عوام مسلمانوں کو آئین پسندی اور اسلامی اصولوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ تاکہ ان ممالک میں اندرونی امن قائم ہو۔ اور دشمنوں کی سازشوں اور دست درازیوں سے بچے رہیں۔

آج مسلمان اقوام اور ممالک کو جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ وہ اندرونی امن ہے اور ملک کے بہی خواہوں اور مختلف عناصر کا باہمی اتحاد و اتفاق ہے۔ تاکہ یہ اقوام اور ممالک دنیا کے سامنے اپنا وقار قائم کر سکیں۔ اور جن مصائب میں وہ گرفتار ہیں۔ ان سے نجات پائیں۔

ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص۔

فوجیوں اور سابق فوجیوں اور ان کے بچوں کے لئے الاؤنس

لاہور ۱۴ دسمبر۔ پنجاب پوسٹ وار سروسز تعمیری فنڈ کی تعلیمی وظائف کی سکیم کے ماتحت تین لاکھ روپے سالانہ ان فوجیوں اور سابق فوجیوں اور ان کے بچوں اور دیگر لواحقین کے لئے ملتا ہے۔ جنہوں نے گذشتہ جنگ میں حصہ لیا۔ اور جو پنجاب میں آباد ہو گئے ہیں۔ کمشن رکھنے والے افسروں اور ان کے بچوں اور اور دیگر لواحقین کو اس سکیم سے خارج کر دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر ۱۱۶۹ وظائف -/۱۰ روپے ماہانہ سے -/۱۰۰ روپے ماہانہ تک مڈل اور ہائی سکول کے مختلف مدارج اور پوسٹ میٹرک اور پوسٹ گریجوایٹ درجوں کے لئے جن میں پیشہ وارانہ کورس جیسے بی۔ ایس سی۔ ایگریکلچر انجنیرنگ۔ اینیمل ہسبنڈری بی کام۔ بی ٹی۔ ایل ایل بی۔ ایم بی بی ایس وغیرہ کے کورس شامل ہیں۔ وظائف دیئے جاتے ہیں۔ ان وظائف میں سے ایک چوتھائی لڑکیوں کے لئے مخصوص ہیں۔ ان وظائف کے بارے میں درخواستوں کے فارم اور ✲

✲ دیگر معلومات مختلف اضلاع سے سیلرز سولجرز اور ہوا بازوں کے بورڈوں سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔